# 2 مالی شعبے تک رسائی میں توسیع

## 2.1 عمومی جائزہ

اسٹیٹ بینک نے معاشرے کے پسماندہ طبقوں کی ترقیاتی مالیات کی ضروریات پوری کرنے کے لیے 2006ء میں ترقیاتی مالیات گروپ قائم کیا تھا کیونکہ انہیں ضابطہ کاروں کی توجہ کی اشد ضرورت تھی۔ اسٹیٹ بینک میں قائم ڈی ایف جی گروپ چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کی مالکاری تک رسائی، زراعت، دیہی مالکاری اور مکاناتی و انفرااسٹرکچر مالکاری کی پالیسی کے نفاذ اور قانونی وضوابطی فریم ورک کا جائزہ لیتا ہے۔ معیشت کے ان پیداواری شعبوں کو قرضوں کی مناسب فراہمی سے پائیدار بنیادوں پر معاشی نمو کو بڑھانے میں مدد ملے گی، روزگار پیدا ہوگا، نئے کاروبار کو فروغ ملے گا اور اس طرح سے غربت میں کمی ممکن ہوگی۔

اسٹیٹ بینک نے ایسی اسکیمیں متعارف کرائی ہیں جو معیشت کی ترقی میں معاون ثابت ہوں گی۔ ذخیرہ کاری کی گنجائش میں اضافے اور زرعی پیداوار کی بازار کاری کو ترقی دینے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے گودام اور کولڈ اسٹوریجز قائم کرنے کے لیے نو مالکاری اسکیم متعارف کرائی ہے۔ اس ضمن میں دو آزمائشی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں جبکہ تیسرا منصوبہ تکمیل کے مراحل سے گذر رہا ہے۔ اس کا مقصد پاکستان کے پسماندہ لیکن زرعی اہمیت کے حامل اضلاع کی قرضوں تک رسائی کو بڑھانا ہے۔ فاٹا اور خیبر پختونخوا کے جنگ سے متاثرہ علاقوں میں معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے لیے ریلیف پیکیج دیا گیا جس کے تحت چھوٹے کاشت کاروں کے (فارمی وغیر فارمی) زرعی قرضے معاف کیے گئے جبکہ آزمائشی اضلاع میں زرعی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے ون ونڈو آپریشن سہولت کا آغاز، زرعی قرضوں کی دستاویزات کی سہل کاری، قرض کے حصول کی مدت میں کمی اور نیشنل ایگریکلچر انشورنس اسکیم کی تیاری جیسے اقدامات کیے گئے۔ اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز میں جدت لانے کے لیے نو مالکاری سہولت کے دائرہ کار کو بڑھاتے ہوئے اس میں ایس ایم ای کے تقریباً تمام شعبوں کو شامل کیا ہے۔ ایل ٹی ٹی ایف کے تحت قرض گیروں کو مزید متنوع بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے انفرادی قرض گیر کے انکشاف کی حد بڑھا کر ایک ارب روپے کردی ہے۔ توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے قابل تجدید توانائی کے ذرائع استعمال کرتے ہوئے 10 میگا واٹ تک کے پاور پلانٹس لگانے کی مالکاری اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایف سی اور لمز کے اشتراک سے 'منڈی کی قطعہ واریت' اور کلسٹر کی ترقی کے لیے سروے شروع کیے ہیں جس کا مقصد اسٹیٹ بینک کے ضوابطی فریم ورک میں بہتری لانا اور بینکوں کی کاروباری حکمت عملیوں کو صارفین کی ضروریات سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں کہ خرد مالکاری کی صنعت پائیدار نمو کی راہ پر گامزن رہے۔ ان میں پائیدار خرد مالکاری کے لیے طویل مدتی فریم ورک (2010ء تا 2015ء) کی تیاری شامل ہے۔ اسٹیٹ بینک نے 2009ء میں ایم ایف بیز کو مکاناتی مالکاری کی حدود میں اضافے کی اجازت، خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم اور ادارہ جاتی استحکام فنڈ پر عملدرآمد جیسے متعدد پالیسی اقدامات کیے ہیں۔ توقع ہے کہ مذکورہ اقدامات سے طویل مدت میں ترقیاتی مالیات کے شعبے پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

شکل 2.1: ایس ایم ای مالکاری کا جزدان

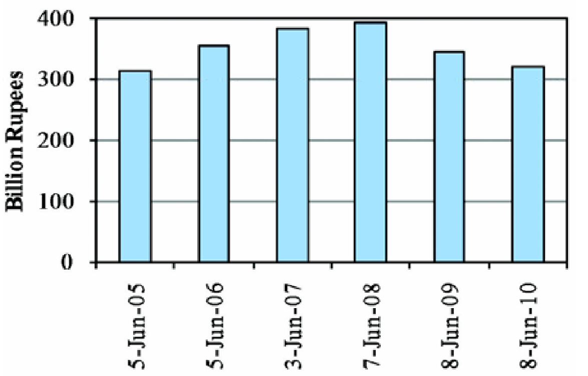


## 2.2 چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے (ایس ایم ای)

ملک میں بجلی کے بحران، معاشی سست روی اور امن وامان کی خراب صورتحال نے پاکستان میں ایس ایم ایز کے شعبے پر خاصے منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ مذکورہ وجوہات کی بنا پر ماضی قریب کے مقابلے میں اس شعبے میں قرضوں کی فراہمی کی سطح پست رہی ہے۔ عالمی مالی بحران کے باعث بینکوں نے ایس ایم ای شعبے میں قرضے دینے کے حوالے سے محتاط رویہ اختیار کیا ہے کیونکہ اسے معیشت کا ایک پُرخطر شعبہ سمجھا جاتا ہے۔ اس شعبے کو درپیش خطرات کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اس کے قرضوں میں بہتری لانے کے لیے متعدد پالیسی اقدامات کیے ہیں۔

### 2.2.1 پاکستان میں ایس ایم ای مالکاری

جون 2010ء تک مجموعی ایس ایم ای مالکاری 319 ارب روپے (عبوری) رہی جو جون 2009ء میں 345 ارب روپے کی سطح پر تھی۔ یہ سال کے دوران 7.5 فیصد کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ آخر جون 2010ء تک بینکوں کے قرضوں کا بڑا حصہ 236 ارب روپے جاری سرمائے کی ضروریات کے لیے دیا گیا جس کے بعد معین سرمایہ کاری کا نمبر آتا ہے جس میں 45 ارب روپے دیے گئے۔ ایس ایم ای مالکاری کے شعبہ وار جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشیا سازی کے شعبے کو 39 فیصد جبکہ کامرس وتجارت کو 44 فیصد قرضے دیے گئے۔ معاشی بحران نے ایس ایم ای مالکاری کے جزدان کی نمو کو خاصا متاثر کیا ہے اور گذشتہ دو برسوں کے دوران اس میں نمو نہیں ہوسکی بلکہ بازار کے خراب حالات کی وجہ سے اس میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

### 2.2.2 ایس ایم ای مالکاری کو فروغ دینے کے اقدامات

**1۔ چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم**

اسٹیٹ بینک نے چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے ایک قرضہ ضمانت اسکیم متعارف کرائی ہے جس سے بینکوں کو ایسے نئے قرض گیروں کا جزدان تیار کرنے میں مدد ملے گی جن کی قرضہ جاتی ساکھ اچھی ہے لیکن وہ قرضہ دینے کے مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترتے، خاص طور پر جب ضمانت درکار ہوتی ہے۔ اس سے بینکوں کو نقد بنیادوں پر چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کا جائزہ لینے میں مدد ملے گی۔ اسکیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: ایک حصہ خیبر پختونخوا، فاٹا اور گلگت بلتستان کے لیے جبکہ دوسرا ملک کے دیگر حصوں کے ترجیحی علاقوں رشعبوں کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ درست نقصانات کی صورت میں چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے جزدان کی نئی مالکاری کے پی ایف آئیز کا 60 فیصد تک اسٹیٹ بینک برداشت کرے گا۔ مستقبل میں اس اسکیم کی کامیابی کا دارومدار بینکوں، ایس ایم ای تنظیموں اور ایس ایم ای اداروں پر ہوگا۔

**2۔ پاکستان میں ایس ایم ای بازار کی قطعہ واریت**

اسٹیٹ بینک نے آئی ایف سی کے تعاون سے پاکستان میں ایس ایم ای کلسٹرز ومعاشی اہمیت کے حامل ذیلی شعبوں کے متعلق ٹھوس معلومات فراہم کرنے کے ایک مشترکہ تحقیقی منصوبے پر کام شروع کردیا ہے۔ اس تحقیقی منصوبے کا مقصد معلومات کا ایک ذریعہ تخلیق کرنا ہے جسے قرض دینے والے ادارے ایس ایم ای کے ترجیحی اجزا کی نشاندہی کے لیے استعمال کریں گے اور پھر مناسب بینکاری مصنوعات اور بازارکاری رتقسیم کی حکمت عملیوں کے ذریعے ان تک رسائی حاصل کی جائے گی۔ توقع ہے کہ اس منصوبے سے بینکوں کو ایس ایم ایز کے لیے صارفی ترجیحات پر مبنی نئی بینکاری مصنوعات کی تیاری میں مدد ملے گی جس سے تیز رفتار بنیادوں پر مالکاری تک رسائی کو یقینی بنانا ممکن ہوجائے گا۔

**3۔ کلسٹر کی ترقی کا سروے**

ملکی معیشت میں ایس ایم ای کلسٹرز کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ایسے اہم کلسٹرز کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پنکھوں و دیگر برقی رالیکٹرانکس اشیا کے کلسٹر گجرات رگوجرانوالہ میں بنیادی تحقیقاتی سروے کے لیے لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اس کلسٹر کے سروے سے حاصل ہونے والی معلومات سے نہ صرف اسٹیٹ بینک کو ایس ایم ای مالکاری (اگر ضرورت پڑے) کا ضوابطی فریم ورک مزید بہتر بنانے میں مدد ملے گی بلکہ اس سے کمرشل بینکوں کے لیے قرض گاری وقرضہ مصنوعات کے بارے میں زیادہ موثر حکمت عملیاں تیار کرنا ممکن ہوسکے گا تاکہ بینکاری شعبہ سے ایس ایم ایز کی قرضہ ضروریات کو بہتر انداز میں پورا کر سکے۔ اس منصوبے کی نگرانی ایک کمیٹی کرے گی جو ایگزیکٹو ڈائریکٹر، ڈویلپمنٹ فنانس گروپ اسٹیٹ بینک کی سربراہی میں قائم کی گئی ہے جبکہ اس میں سمیڈا اور پی بی اے کے کچھ نمائندوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ شعبہ جاتی تجزیے کی بنیاد پر سات ترجیحی کلسٹرز کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں مرحلہ وار سروے کیا جائے گا۔

**4۔ ایس ایم ای مالکاری بنیادی کلسٹر تربیتی پروگرام**

اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای مالکاری کے شعبے میں کمرشل بینکوں کی استعدادکاری کی خاطر بینکوں کے قرضہ افسران کے لیے 10-2009ء کے دوران بنیادی کلسٹر تربیتی پروگرام متعارف کرایا جس کا مقصد انہیں ایس ایم ای مالکاری کے شعبے میں دنیا بھر میں استعمال ہونے والے جدید ترین طریقوں اور ٹیکنالوجی سے روشناس کرانا ہے۔ اس پروگرام کا پہلا مرحلہ مکمل ہوگیا ہے جس کا دائرہ سات شہروں پر محیط ہے۔ ملک بھر میں قائم ایس ایم ای کے مراکز میں کمرشل بینکوں کے 200 افسران کو تربیت فراہم کی گئی ہے۔ اس پروگرام کا

دوسرا مرحلہ شروع کر دیا گیا ہے جس کے تحت اب تک مختلف شہروں میں 4 تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا ہے جن میں کمرشل بینکوں کے 130 قرضہ افسران کو تربیت دی گئی۔ تربیت میں قرضہ جاتی اسکورنگ، پروگرام پر مبنی قرض گاری کی اسکیموں، ایس ایم ای مالکاری کے لیے موثر تشہیری حکمت عملیوں اور ایس ایم ای مالکاری میں سماجی پروفائلنگ سے استفادے جیسے شعبے شامل ہیں۔

**5۔کریڈٹ اسکورنگ تربیتی پروگرام**

چھوٹے کاروبار کی قرضہ اسکورنگ سے بینکوں کے لین دین کی لاگت اور پروسیس کی مدت میں کمی آتی ہے اور یہ چھوٹے قرض گیروں کی قرضہ جاتی قدر پیمائی کے لیے حساس آلات فراہم کرتا ہے۔شعبہ ایس ایم ای مالکاری نے شور بینک انٹرنیشنل کے اشتراک سے نباف اسلام آباد میں ایس ایم ایز کے لیے کریڈٹ اسکورنگ کے موضوع پر دوروزہ تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا۔اس پروگرام میں کمرشل بینکوں کے ایگزیکٹوز کی چھوٹے کاروبار کی کریڈٹ اسکورنگ کے حوالے سے استعداد کاری کی گئی۔جس میں انتظام خطر، مصنوعات کی تیاری اور ایس ایم ای کاروبار سے تعلق رکھنے والے 40 سینئر کمرشل بینکاروں نے شرکت کی۔

**6۔ ایس ایم ایز کی جدید کاری کے لیے نو مالکاری سہولت**

ایس ایم ایز کے کاروباری عمل کو جدید بنانے کے لیے ایک طویل مدتی نو مالکاری سہولت بھی متعارف کرائی گئی جس سے ایس ایم ایز کو موجودہ یونٹوں کی تعمیر و مرمت و توسیع اور نئے یونے لگانے کی خاطر مقامی/درآمد کردہ مشینری کی خریداری کے لیے رعایتی نرخوں پر مالکاری کی سہولت حاصل ہو سکے گی۔

**7۔ خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور فاٹا میں ایس ایم ایز کا احیا**

خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور فاٹا میں ایس ایم ایز میں دوبارہ جان ڈالنے کے لیے ایک نو مالکاری سہولت متعارف کرائی گئی ہے جس کے تحت زیادہ سے زیادہ سات سال کی مدت تک تمام اقسام کی مالکاری سہولتیں (قلیل مدتی/جاری سرمایہ، وسط و طویل مدتی) فراہم کی جائیں گی۔

### 2.2.3 برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت مالکاری

سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے تجارتی و صنعتی شعبے کی اعانت کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ان میں ایس ایم ایز کو جدید بنانے کی اسکیمیں، قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے پاور پلانٹس کو مالکاری کی فراہمی اور زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے مالکاری کی سہولت شامل ہیں۔ عالمی کساد بازاری کو مدنظر رکھتے ہوئے برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے حصہ اول (شپمنٹ سے قبل) کے تحت شپمنٹ کی مدت میں توسیع کی گئی۔ برآمدات کے واجبات کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والے برآمد کنندگان کو ای ایف ایس میں نرمی دی گئی اور ہاتھ سے بنے قالینوں کے لیے ای ایف ایس حصہ دوم کے تحت کارکردگی کی شرائط میں سہولت دی گئی۔

جنگ سے متاثرہ علاقوں کی بحالی کے لیے دو مالکاری اسکیمیں شروع کی گئیں جن میں خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان و فاٹا کے علاقوں میں ایس ایم ایز کی بحالی اور خیبر پختونخوا و فاٹا کے جنگ سے متاثرہ علاقوں کے لیے زرعی قرضوں کی نو مالکاری و قرضہ اسکیم شامل ہیں۔خیبر پختونخوا، فاٹا اور پاٹا میں معاشی سرگرمیوں کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے وزیر اعظم کی جانب سے مالی امداد کے اعلان کے مطابق کاروباری قرضوں پر مارک اپ شرح کی ادائیگی متعارف کرائی گئی۔

30 جون 2010ء تک ای ایف ایس کے تحت واجب الادا مالکاری 185.54 ارب روپے تھی جو جولائی تا جون 2009ء کے دوران مجموعی طور پر 8.17 ارب روپے کے بہاؤ کو ظاہر کرتی ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران ای ایف ایس کی مد میں 472 ارب روپے تقسیم کیے گئے جبکہ گذشتہ برس 390 ارب روپے دیئے گئے تھے۔ یہ اس میں 82 ارب روپے کے اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔30 جون تک اسکیم کے تحت واجب الادا برآمدی نو مالکاری کی تقابلی صورتحال کو **جدول 2.1** میں دیا گیا ہے۔

| جدول 2.1: ای ایف ایس کے تحت واجب الادا | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| (ملین روپے میں) | | | | | | | | |
| جون 2009ء تک واجب الادا رقم | | | جون 2010ء تک واجب الادا رقم | | | بہاؤ (جولائی تا جون) | | |
| حصہ اول | حصہ دوم | کل | حصہ اول | حصہ دوم | کل | حصہ اول | حصہ دوم | کل |
| 49,545 | 127,830 | 177,375 | 49,347 | 136,194 | 185,541 | -198 | 8,364 | 8,166 |

## ای ایف ایس کے تحت شعبہ وار مالکاری

شعبہ وار پوزیشن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ رقم ٹیکسٹائل کے شعبے (115.9 ارب روپے) کو فراہم کی گئی۔ ٹیکسٹائل شعبے میں تیار ملبوسات نے سب سے زیادہ مالکاری (28.4 ارب روپے) حاصل کی۔ خوردنی اشیا میں سب سے زیادہ رقم چاول برآمدات کی مالکاری (21.2 ارب روپے) کی مد میں دی گئی۔ شعبہ وار تقسیم کو چارٹ (شکل 2.2) میں دیا گیا ہے۔

شکل 2.2: واجب الادا نو مالکاری کی شعبہ وار تقسیم، 30 جون 2010ء کو

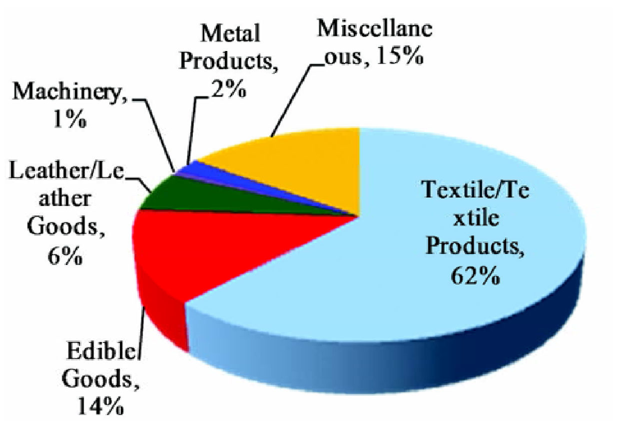


## طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف)

30 جون 2010ء تک طویل مدتی مالکاری سہولت کے لیے دیے گئے فنڈز کے واجبات 16.85 ارب روپے تھے جو 177 قرض گیروں نے حاصل کیے۔ اس میں ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ 9.81 ارب روپے (58 فیصد) بنتا ہے جبکہ اس کے قرض گیروں کی تعداد 146 ہے۔

| جدول 2.2: ایل ٹی ایف ایف کے تحت فنڈز کی شعبہ وار پوزیشن۔ 30 جون 2010ء تک | | |
|---|---|---|
| شعبے | قرض گیروں کی تعداد | واجب الادا |
| ٹیکسٹائل | 146 | 9,807 |
| انجینئرنگ اشیا | 8 | 3,180 |
| فشریز | 2 | 10 |
| چمڑا و چمڑے کی مصنوعات | 2 | 75 |
| سنگ مرمر و گرینائٹ | 1 | 1,000 |
| چاول کی پروسیسنگ | 9 | 541 |
| ایتھنول | 1 | 29 |
| دوا سازی | 1 | 18 |
| جنریٹرز/ عمارتی پاور پلانٹس | 6 | 1,459 |
| دیگر شعبے | 1 | 726 |
| کل | 177 | 16,846 |

## برآمدی منصوبوں کی طویل مدتی مالکاری (ایل ٹی ایف۔ ای او پی)

برآمدی منصوبوں کی طویل مدتی مالکاری (ختم) کے تحت واجبات کی صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مد میں 6.6 ارب روپے واپس کیے گئے جبکہ 30 جون 2010ء تک 25.78 ارب روپے کی رقم واجب الادا تھی۔

مالی سال 10ء میں ہونے والی پالیسی تبدیلیوں اور اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے مالکاری کی ایک سہولت (ایف ایف ایس اے پی) کو متعارف کرایا گیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت نئی درآمد کردہ اور مقامی ساختہ پلانٹ و مشینری، ساز و سامان اور متفرق اشیا کے لیے مالکاری کی سہولت دی جائے گی جسے اسٹیل/ دھاتی/ کنکریٹ کے گوداموں، کولڈ اسٹوریجز، جنریٹرز اور تعمیراتی کاموں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

☆ ملک میں توانائی کی قلت دور کرنے کے لیے ایک اسکیم متعارف کرائی گئی ہے جس کے تحت قابل تجدید ذرائع سے توانائی پیدا کرنے پر مالکاری فراہم کی جائے گی جس سے 10 میگاواٹ تک کے پلانٹ لگائے جا سکیں گے۔

☆ خیبر پختونخوا اور فاٹا کے جنگ سے متاثرہ علاقوں میں کسانوں کو زرعی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرنے میں اعانت دینے کے لیے ایک خصوصی زرعی قرضہ نو مالکاری و ضمانت اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔

☆ ای ایف ایس حصہ اول کے تحت نو مالکاری کی مدت میں 270 دن کی توسیع کی گئی۔

☆ مالکاری واپس نہ کرنے والے برآمد کنندگان کو 31 دسمبر 2010ء تک چھوٹ دی گئی۔

☆ 2008-09ء کے دوران ای ایف ایس کے حصہ دوم کے تحت حاصل کی جانے والی مالکاری سہولتوں پر ہاتھوں سے بنے قالینوں کے لیے کارکردگی کے معیار کو 2 گنا سے کم کر کے 1.5 گنا کر دیا گیا ہے۔

☆ جن برآمد کنندگان کی شپمنٹ مالی سال 09ء میں ہونی تھی، ای ایف ایس حصہ اول کے تحت ان کی شپمنٹ کی مدت میں مزید 180 دنوں کی توسیع کی گئی ہے۔

☆ مانیٹرنگ سال 2008-09ء میں لوڈ شیڈنگ اور خام مال کی قلت کے باعث حصہ دوم کے تحت کارکردگی کے مطلوبہ معیار پر پورا نہ اترنے والے برآمد کنندگان کو ایک ماہ کی اضافی مدت دی گئی ہے۔ اسی طرح وہ جولائی 2010ء کی ملنے والی برآمدی وصولیوں کو مالی سال 10ء کی کارکردگی میں شامل کر سکتے ہیں۔

☆ طویل مدتی مالکاری سہولت کی وسعت میں اضافہ کیا گیا ہے اور اس کے تحت ان پر نو مالکاری سہولت دی گئی ہے (i) استعمال شدہ مشینری کی درآمد خریداری اور (ii) اسکیم میں ایتھنول، فرنیچر، دواسازی و اسپننگ کے ذیلی شعبوں (ڈبلنگ، ٹوئسٹنگ، کامبنگ، سلبنگ، لائرا و یارن ڈائنگ) کو شامل کیا گیا ہے۔

☆ بڑھتی ہوئی شرح سود کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے ٹیکسٹائل شعبے کو ٹیکسٹائل پالیسی کے تحت 5 فیصد تک مارک اپ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سہولت کے تحت 28 فروری 2010ء تک چھ مہینوں کے دوران 51 کروڑ روپے مالیت کا مارک اپ کا پانچ فیصد تفرق ادا کیا گیا۔

☆ اسٹیٹ بینک اس وقت ای ایف ایس کی سہولت 8.5 فیصد مارک اپ ریٹ پر دے رہا ہے۔ حکومت نے ٹیکسٹائل پالیسی کے تحت مزید 2.5 فیصد ریلیف دینے کا اعلان کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک پہلے ہی یکم ستمبر 2009ء تا 28 فروری 2010ء تک اس اسکیم کے تحت 83 کروڑ 90 لاکھ روپے دے چکا ہے۔

## 2.3 خرد مالکاری

غریبوں اور آبادی کے پسماندہ طبقوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا خرد مالکاری خدمات میں توسیع کا ایک اہم سبب ہے۔ اسٹیٹ بینک غریب گھرانوں اور چھوٹے کاروباری اداروں کو پائیدار بنیادوں پر خرد مالکاری سہولت کی فراہمی میں بہتری لانے کے لیے سرگرمی سے کوششیں کر رہا ہے جن کے نتیجے میں خرد مالکاری کے شعبے کے مجموعی مالی نظام سے ارتباط میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ بڑے این جی او خرد مالکاری اداروں (ایم ایف آئیز) کی خرد مالکاری بینکوں میں منتقلی کا عمل پہلے ہی انجام پا چکا ہے جبکہ کمرشل بینکوں نے تھوک قرض گاری ماڈلز کے ذریعے اس شعبے میں خدمات کی فراہمی شروع کر دی ہے۔ سازگار ماحول اور رعایتوں نے حال ہی میں نجی شعبے کے کچھ مضبوط کھلاڑیوں کو خرد مالکاری کاروباری میں داخلے کی ترغیب دی ہے۔ مذکورہ پیش رفت کے باعث توقع ہے کہ اس شعبے میں حالیہ برسوں کے دوران ہونے والی نمو کا تسلسل برقرار رہے گا۔

**شکل 2.3: خرد مالکاری کی رسائی**

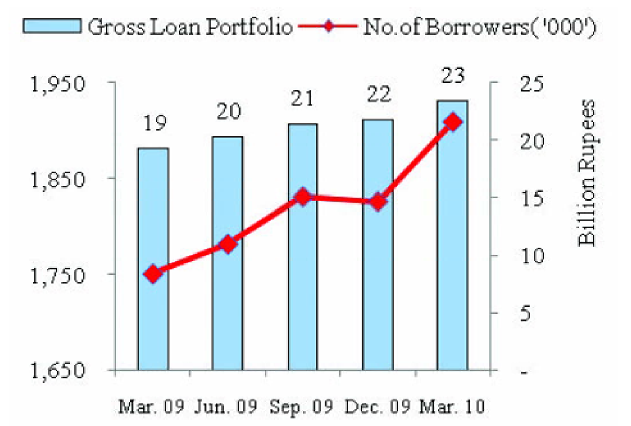


### 2009-10ء کے دوران کارکردگی

ایم ایف بیز کا جزدانی معیار اب تک اطمینان بخش رہا ہے اور اس کے جزدانی خطرے کی سطح (پی اے آر) 30 دن گذرنے کے بعد 2 تا 3 فیصد کے درمیان ہے۔ 2009ء

میں اس کی امانتوں کی بنیاد میں تقریباً 73 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ عمارت میں روایتی بینکاری کے بجائے خدمات کی فراہمی کے جدید متبادل ذرائع اختیار کرنے سے بھی اس شعبے کی خردہ صلاحیت کو تقویت حاصل ہوئی ہے۔ ایم ایف بیز نے صرف 13 نئی شاخوں کے لائسنس دیئے جبکہ بلا دفتر بینکاری کے تحت 5500 سے زیادہ خردہ ایجنٹوں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جس سے اس صنعت کی تقسیم کے عمل میں مزید بہتری آئے گی اور اس کی لاگت کم ہوگی۔ تعمیر ایم ایف بی کی جانب سے بلا دفتر بینکاری کو پہلے اختیار کرنے کے نتیجے میں یہ بینک پوری بینکاری صنعت میں بلا دفتر بینکاری کے قائد کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اس کی تقسیم کے نیٹ ورک میں توسیع کی وجہ سے اب یہ صنعت دیہی و دور دراز کے علاقوں میں مالی شمولیت پر مبنی خدمات کی فراہمی کی بہتر پوزیشن میں آ گئی ہے۔ بلا دفتر بینکاری ماڈلز کے تحت اس سال بلوں کی ادائیگی، اندرونی ترسیلات زر اور موبائل فون کھاتوں کا نظام متعارف کرایا گیا ہے۔

## پالیسی اقدامات

10-2009ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مصنوعات میں تنوع، ہدف پر مبنی بازار کی توسیع، قرض کے خطرے کے بہتر انتظام، ادائیگی نظام کی سہولتوں اور قرضوں کی درجہ بندی و تموین کی شرائط کو حقیقت پسندانہ بنانے جیسے اقدامات کے ذریعے ایم ایف بیز میں توسیع اور ان کی کارکردگی میں بہتری لانے جیسے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ شعبے میں کیے جانے والے اقدامات اور ساختی بہتری لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فریقوں کی مشاورت سے ایک وسط مدتی خرد مالکاری اسٹریٹجک فریم ورک (2010ء تا 2015ء) تیار کیا ہے۔ حکومت نے اس حکمت عملی کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت آئندہ پانچ برسوں کے دوران اس صنعت کی نمو کو بڑھانے کے لیے وسیع تر کوششیں کی جائیں گی۔ اس حکمت عملی میں یہ سفارشات کی گئی ہیں: (الف) مالی شمولیت پر مبنی خدمات، امانتیں جمع کرنے اور قرضہ سرگرمیوں میں توسیع کے ذریعے نمو کے معیار کو بہتر بنانا (ب) موثر نظم و نسق، انتظامی ترقی و نچلی سطح کے تربیتی پروگرام (ج) فراہمی کے متبادل ذرائع کے استعمال کی حوصلہ افزائی کے ذریعے شعبے میں آپریٹنگ کی لاگت کم کرنا (د) تحفظ صارفین کی پالیسیوں، مالی خواندگی کے پروگراموں اور غیر رسمی ایم ایف آئیز کو کسی قسم کے ضوابطی دائرے میں لا کر شعبے کے نظم و ضبط میں بہتری لانا۔

☆ مصنوعات میں تنوع لانے، قرضوں میں اضافے اور بازار کو توسیع دینے کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایم ایف بیز کو مکاناتی مالکاری فراہم کرنے کی اجازت دیتے ہوئے اس کے قرضوں کی حد بڑھا دی ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے قرض گیروں کی اہلیت کے معیار کے تحت گھرانوں کی آمدنی کی زیادہ سے زیادہ حد پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں اضافہ کر دیا ہے۔

☆ رقوم حاصل کرنے کے ذرائع کو متنوع بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایم ایف بیز/آئیز کو عالمی مالی اداروں، ڈونر ایجنسیوں یا تخصیصی بینکوں سے غیر ملکی کرنسی کے قرضے حاصل کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

☆ طویل مدتی امانتیں جمع کرنے کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایم ایف بیز کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت میں نرمی کی ہے۔ نظر ثانی شدہ ہدایات کے تحت ایم ایف بیز کو طویل مدتی امانتوں اور واجبات پر مطلوبہ نقد محفوظ/لازمی شرح سیالیت برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ تعمیر بینک کو کلیئرنگ ہاؤس کی رکنیت دی گئی ہے جس سے اسے امانتیں جمع کرنے کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی جبکہ اسے ملکی ترسیلات زر کے لین دین کی اجازت بھی دی گئی ہے۔

☆ فرسٹ مائیکرو فنانس بینک (ایف ایم ایف بی) اور پاکستان پوسٹ (پی پی) کی شراکت سے پاکستان پوسٹ کے دفاتر کے ذریعے کامیابی کے ساتھ مالی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔ فی الوقت ایف ایم ایف بی 68 پوسٹ آفسز کے ذریعے کام کر رہا ہے اور اب تک 52 کروڑ 30 لاکھ روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں جبکہ دسمبر 2009ء تک اس کے سرگرم قرض گیروں کی تعداد 40,000 سے تجاوز کر چکی تھی۔

☆ صنعت میں خطرۂ قرض کے انتظامی معاملات میں بہتری لانے کے لیے مئی 2010ء میں خرد مالکاری سے متعلق کریڈٹ انفارمیشن بیورو (سی آئی بی) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سی آئی بی کے قیام سے صنعت کو قرضوں کی فوری معلومات کا انفراسٹرکچر فراہم ہو جائے گا۔

**پروگرام اقدامات**

اسٹیٹ بینک کا شعبہ خرد مالکاری حکومتی و ڈونرز پروگراموں پر عملدرآمد کے ذریعے خرد مالکاری شعبے کی ترقی میں سرگرم کردار ادا کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کا مقصد پائیدار ماڈلز کے ذریعے معاشرے کے بینکاری خدمات سے محروم خصوصاً غریب افراد اور خواتین کو مالی خدمات کی فراہمی میں بہتری لانا ہے۔ مالی سال 10ء کے دوران اس پروگرام پر عملدرآمد میں نمایاں تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ مالی شمولیت پروگرام (ایف آئی پی) کی توجہ سرکاری شعبے کے بجائے نجی شعبے کی ترقی پر مرکوز ہے اور اسی وجہ سے ملکی و بین الاقوامی سطح پر اسے ایک اختراعی پروگرام کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح شعبہ خرد مالکاری اس صنعت کی میراث میں ملنے والی رقوم کو زیادہ جدید اور کامیاب منصوبوں میں لگانے کے لیے حکومت پاکستان کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے تاکہ خرد مالکاری شعبے کو ترقی دی جاسکے۔

2009-10ء میں کیے جانے والے اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

**1۔ مالی شمولیت پروگرام**

اسٹیٹ بینک مالی شمولیت پروگرام کا نفاذ کرنے والی ایجنسی کے طور پر کام کر رہا ہے جس کے لیے برطانیہ کے شعبہ عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کی جانب سے 5 کروڑ پاؤنڈ کی گرانٹ دی گئی ہے۔ اس کا مقصد زرِاعانت پر مبنی غیر رسمی ادارہ جاتی نظام کو بازار پر مبنی ضابطے کے تحت چلنے والے نظام میں ڈھالنا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اس پروگرام کے تحت پانچ میں سے چار اسکیموں کو کامیابی سے متعارف کرا دیا ہے جبکہ توقع ہے کہ باقی رہ جانے والی ایک اسکیم کو ڈی ایف آئی ڈی آئندہ برس تک متعارف کرا دے گی۔ مالی شمولیت پروگرام کی کاوشوں کی تفصیلات ذیل میں دی گئی ہیں:

**الف۔ خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم (ایم سی جی ایف)**

خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم کے تحت این آر ایس پی نے مجلسی مالکاری سمجھوتے کی بنیاد پر 1.2 ارب روپے کی تقسیم کا کام مکمل کر لیا ہے۔ جبکہ توقع ہے کہ کمرشل بینکوں اور خرد مالکاری فراہم کرنے والوں کے درمیان مذاکرات کے بعد مختلف سمجھوتوں کے تحت مزید ایک ارب روپے جلد جمع ہو جائیں گے۔ ایم سی جی ایف رہنما خطوط اور کمرشل بینکوں و ڈی ایف آئیز کے خدشات دور کرنے کے لیے شعبہ خرد مالکاری کی جانب سے ضمانت دینے کے بعد اس اسکیم کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔

**ب۔ ادارہ جاتی استحکام فنڈ (آئی ایس ایف)**

آئی ایس ایف کو متعارف کرانے کا مقصد گرانٹس کے ذریعے خرد مالکاری فراہم کرنے والوں کی استعداد میں اضافہ کرنا ہے۔ یہ سہولت استعداد کاری اور خدمات کے متبادل ذرائع کے استعمال کی تجاویز دینے میں کامیاب رہی ہے۔ آئی ایس ایف کے ذریعے متعدد ایم ایف بیز اور ایم ایف آئیز کو استعداد کاری، نظام میں بہتری لانے اور بلا دفتر بینکاری آپریشنز کے لیے 40 کروڑ روپے تک کی گرانٹس دی گئی ہیں۔ جبکہ خرد مالکاری فراہم کرنے والوں کو استعداد میں اعانت کی مزید تجاویز زیرِ غور ہیں۔

**ج۔ چھوٹے کاروباری اداروں اور دیہی انٹرپرائززکے لیے قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس - ایس بی و آر ای)**

چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم مارچ 2010ء میں چھوٹے و دیہی کاروباروں کو قرضے کی سہولت فراہم کرنے کے لیے متعارف کرائی گئی تھی۔ یہ اسکیم کمرشل بینکوں کے خطرات مول لینے کی صلاحیت اور سہولت کی طلب کا جائزہ لینے کے بعد شروع کی گئی اور اسکیم کے نصف سے زائد وسائل کو خصوصی طور پر فاٹا، خیبر پختونخوا اور گلگت و بلتستان کے لیے مختص کیا گیا ہے جبکہ باقی نصف حصہ پاکستان کے ترجیحی کلسٹرز کو دیا جائے گا۔

**د۔ مالی شمولیت پروگرام کا تکنیکی امداد کا جز**

**i۔ بلادفتر بینکاری/ ٹیکنالوجی**

17 اپریل 2010ء کو کراچی میں ڈی ایف آئی ڈی کے اشتراک سے پاکستان بلادفتر بینکاری کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تاکہ پاکستان میں اس شعبے میں ہونے والی پیش رفت، صنعت

کی تیاری کی سطح معلوم کرنے اور سرمایہ کاریوں ومصنوعات کی جدت کاری کو فروغ دیا جاسکے۔اس کانفرنس سے حوصلہ افزا ردعمل سامنے آیا اور اس میں مالی شعبے، موبائل آپریٹرز، ٹیکنالوجی کمپنیوں، ایجنٹ نیٹ ورکس، ضابطہ کاروں، حکومت اور امدادی اداروں نے شرکت کی اور تعاون بڑھانے اور نئے مواقع پیدا کرنے کے لیے اپنے تجربات پر تبادلہ خیال کیا۔اس کانفرنس کا مقصد بلا دفتر بینکاری کے متعلق پہلے سے جاری کردہ محتاطیہ ضوابط اور مالی شمولیت پروگرام کے تحت خرد مالکاری کے شعبے کو استعداد کاری کے لیے ٹیکنالوجی سے متعلق دی جانے والی گرانٹس کو مزید بہتر بنانا تھا۔اس کانفرنس میں عالمی بینک کے غریبوں کی امداد کے متعلق مشاورتی گروپ کے ٹیکنالوجی ماہرین سمیت بلا دفتر بینکاری کے ممتاز عالمی وملکی تجربہ کار افراد وتجزیہ کاروں نے بطور مقررین اور پینلسٹس شرکت کی۔

### ii۔ اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالیات گروپ کی استعداد کاری

ترقیاتی مالیات میں اسٹیٹ بینک کی استعداد کاری کے لیے مالی شمولیت پروگرام کے استعداد کاری جز کے تحت اس گروپ سے تعلق رکھنے والے 14 ملازمین نے بیرون ملک تربیتی پروگراموں میں شرکت کی اور دورے کیے۔ان میں اسٹیٹ بینک کے اہلکاروں نے عالمی تربیتی پروگراموں، کانفرنسز میں شرکت کی اور دورے کیے۔

### iii۔ پاکستان مائیکروفنانس فنڈ (پی ایم ایف ایف)

پی ایم ایف ایف قرضوں میں اضافے کا ایک کثیر ڈونر فنڈ ہے جو ابھی فیزبلٹی کی تیاری کے مرحلے میں ہے۔پی ایم ایف ایف کی اسٹیئرنگ کمیٹی میں عالمی بینک، اے ڈی بی، کے ایف ڈبلیو، یو ایس ایڈ، آئی ایف سی اور دیگر شامل ہیں۔اسٹیٹ بینک ڈونرز کی مشاورت سے متعدد متبادل انتظامات کا جائزہ لے رہا ہے جس کے تحت خرد مالکاری فراہم کرنے والوں کو بازار کے مسابقتی نرخوں پر عارضی خرد فنڈنگ حاصل کرنے کی سہولت دی جائے گی۔پی ایم ایف ایف بازار کی تربیت کرے گا اور گرانٹس وسبسڈیز پر انحصار میں کمی کی جائے گی۔اسٹیٹ بینک فیزبلٹی کے مرحلے کی تکمیل کے لیے مشترکہ طور پر سرمایہ فراہم کر رہا ہے۔

### iv۔ پاکستان ریمی ٹینس انی شیے ٹیو (پی آر آئی)

رسمی ذرائع سے ترسیلات زر کو فروغ دینے کے لیے ایسے کال سینٹرز اور روانگی سے قبل کی صورتحال کے بارے میں بریفنگ دینے کے لیے ابتدائی طور پر 5 لاکھ پاؤنڈ (7 کروڑ روپے) فراہم کیے گئے ہیں۔پی آر آئی اسٹیٹ بینک اور وزارت خزانہ کا مشترکہ منصوبہ ہے۔وزارت خزانہ ترسیلاتِ زر کے لیے پاکستان میں ملکیت کی ساخت فراہم کرنا چاہتی ہے۔

### v۔ مالی نگرانی یونٹ (ایف ایم یو)

مالی شعبے کے لیے کالا دھن سفید کرنے اور دہشت گردی کی مالکاری باعث تشویش ہیں۔اس ضمن میں اسٹیٹ بینک مالی جرائم کی موثر نگرانی کے لیے آئی ٹی صلاحیت کو بڑھانے کی خاطر ایف ایم یو کو اعانت فراہم کر رہا ہے۔

### 2۔ ایم ایس ڈی پی اور آر ایف ایس ڈی پی کے تحت رقوم کا از سر نو اختصاص

خرد مالکاری شعبے کی ترقی کا پروگرام (ایم ایس ڈی پی) 2001ء میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے متعارف کرایا گیا تھا جس کا مقصد خوشحالی بینک کے ذریعے سستی خرد مالکاری خدمات کی فراہمی تھی۔پروگرام کے تحت چار فنڈز کے قیام کی تجویز دی گئی: (الف) خرد مالکاری سماجی ترقی فنڈ (ایم ایس ڈی ایف)، (ب) خطرات کے خاتمے کا فنڈ (آر ایم ایف)، (ج) امانت گذاروں کے تحفظ کا فنڈ (ڈی ایف پی) اور (د) کمیونٹی سرمایہ کاری فنڈ (سی آئی ایف) جسے 2005ء کے زلزلے کے بعد ہنگامی گذر اوقات بحالی فنڈ (ای ایل آر ایف) میں بدل دیا گیا۔ان فنڈز کا مقصد آپریشنل لاگتوں کے لیے زراعانت کی فراہمی اور خوشحالی بینک کی مدد کرنا تھا جو ابھی ابتدائی مراحل میں تھا۔ان فنڈز کو رسائی کے قابل اور سازگار بنانے اور ان کے استعمال میں تیزی لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فنڈ کے قواعد میں ترامیم کی تجاویز حکومت کو دی ہیں۔اس سے پورے خرد مالکاری شعبے کے فنڈز کو اہم دھارے میں لانے میں مدد ملے گی اور یہ خدمات فراہم کرنے والوں کی جانب سے کمیونٹی کی شرکت بڑھانے کی کوششوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔مزید برآں سب کو ڈی پی ایف کی فراہمی سے ایم ایف بیز میں عوامی امانتوں خصوصاً چھوٹے امانت گزاروں کے تحفظ کو مزید تقویت حاصل ہوگی اور قدرتی آفات کے مقابلے میں خرد مالکاری/غریب قرض گیروں کی ضرر پذیری کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔30 جون 2009ء کو ای ایل آر ایف کی مدت مکمل ہو چکی ہے۔اسٹیٹ بینک نے تجویز دی ہے کہ ای ایل آر ایف میں باقی رہ

جانے والے فنڈز چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کی قرضہ ضمانت اسکیم کو منتقل کردیے جائیں۔ یہ اسکیم 80 لاکھ روپے کی رقم سے شروع کی گئی تھی جس میں حکومت و عالمی/دوطرفہ ایجنسیوں سمیت دیگر ذرائع سے مزید فنڈز مختص کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح نئے بینک فنڈ (این بی ایف) کے 1.5 کروڑ ڈالر کو بھی منتقل کرنے کی تجویز دی گئی ہے جسے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے دیہی مالی شعبے کی ترقی کے پروگرام (آر ایف ایس ڈی پی) کے تحت 2006ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کے قیام کا مقصد صوبہ اور ضلع کی بنیاد پر کام کرنے والے ایم ایف بیز کی ادارہ جاتی مضبوطی اور خرد و دیہی مالی خدمات کی فراہمی کے لیے انفراسٹرکچر کو ترقی دینا تھا۔ این بی ایف کو خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم میں استعمال کیا جائے گا جو بعد میں نجی شعبے کے انتظام میں کثیر ڈونر پاکستان خرد مالکاری فنڈ میں شامل کیا جائے گا جس کی ابھی تشکیل نو کی جا رہی ہے۔

**3۔ مالی خدمات تک رسائی بہتر بنانے کے فنڈ (آئی اے ایف ایس ایف) کے تحت مالی خواندگی کا پروگرام (ایف ایل پی)**

اسٹیٹ بینک نے مالی خدمات تک رسائی بہتر بنانے کے فنڈ (آئی اے ایف ایس ایف) کے تحت مالی خواندگی پروگرام کو پائلٹ بنیادوں پر چلانے کے لیے حتمی شکل دے دی ہے۔ ایف ایل پی کے ذریعے بالغان اور بچوں میں بازار کی طلب کے حوالے سے زری انتظام کے بنیادی تصورات اور بعض مالی مصنوعات اور صارفی تحفظ کے بارے میں ملک گیر سطح پر آگاہی دی جائے گی۔ یہ ملک میں بڑے پیمانے پر شروع کیا جانے والی منفرد نوعیت کا پروگرام ہے جس سے مالی طور پر نظر انداز کیے جانے والے طبقوں کو مالی خواندگی فراہم کی جائے گی۔ امید ہے کہ اس کی آزمائش مالی سال 11ء کے اوائل میں شروع کر دیا جائے گا اور اس سے پاکستان کے پندرہ اضلاع میں 50 ہزار افراد (25 ہزار بالغان اور 25 ہزار بچے) مستفید ہوں گے۔

**4۔ آئی اے ایف ایس ایف کے تحت خرد مالکاری بینکوں/ اداروں کے قرضہ افسران کا نچلی سطح کا تربیتی پروگرام**

ملک کے مختلف شہروں میں سلسلہ وار تربیتی پروگرام منعقد کرنے کے لیے 1.5 کروڑ روپے کی گرانٹ منظور کی گئی ہے جس کے تحت پاکستان بھر کے ایک ہزار قرضہ و فیلڈ افسران کو تربیت دی جائے گی۔ اس پروگرام کا مقصد صنعت کو استعداد کاری میں تعاون کی فراہمی ہے۔ تربیتی پروگراموں سے ملک میں خیالات و نظریات کے باہمی تبادلے کے ذریعے صنعت کی سمجھ بوجھ کو بڑھانے اور صنعت سے ٹرینیز کے پول کو ترقی دینے میں مدد ملے گی۔

### مستقبل کے امکانات

حالیہ پیش رفت اور خرد مالکاری کاروبار کے متعلق نجی شعبے کے نئے فریقوں کے جوش و خروش کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ صنعت اب اپنے تقسیمی نیٹ ورک میں تیزی سے توسیع، مالی شمولیت خدمات کی فراہمی، دور دراز اور دیہی علاقوں تک رسائی اور کاروباری عمل کی ری انجینئرنگ کے ذریعے انقلابی تبدیلی کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ اسٹیٹ بینک بینکاری انفراسٹرکچر مالکاری کی ترقی، بہترین کامیاب عالمی روایات کے استعمال کی حوصلہ افزائی اور ضوابطی و نگرانی کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس شعبے کو خدمات میں توسیع اور بڑھتی ہوئی آپریشنل پیچیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے کارپوریٹ نظم و نسق میں بہتری لانا ہوگی۔ یہ امید کی جارہی ہے کہ خرد مالکاری فراہم کرنے والے اپنی جغرافیائی سرایت کو بڑھاتے ہوئے پائیدار بنیادوں پر متنوع مالی خدمات فراہم کریں گے۔

**شکل 2.4: مکاناتی مالکاری جزدان 30 جون 2010ء**

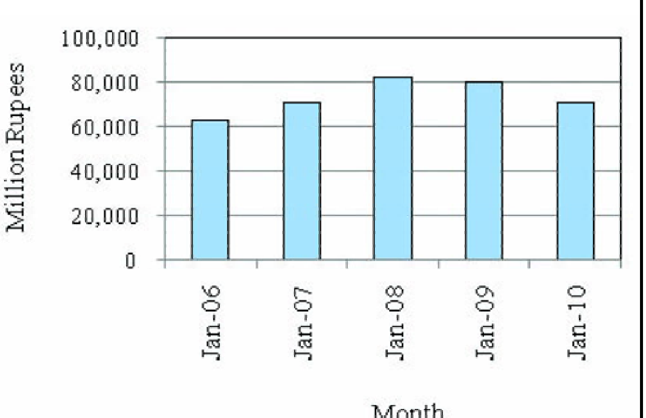


### 2.4 مکاناتی مالکاری کی منڈی

گذشتہ پانچ برسوں کے دوران شاندار نمو کا مظاہرہ کرنے کے بعد مکاناتی مالکاری کے شعبے میں گذشتہ ڈیڑھ سال کے دوران سست روی دیکھنے میں آئی ہے۔ مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ لیکن قرض گیری کی بلند لاگت اور زمین کی ملکیت کے مسائل سمیت سازگار قانونی فریم

ورک کی کمی کے باعث ابھی تک آبادی کا ایک بڑا حصہ رہن مالکاری کی سہولت سے محروم ہے۔

30 جون 2010ء تک بینکوں و ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کے مکاناتی مالکاری کا مجموعی جز دان 70.4 ارب روپے تھا۔اس میں جون 2009ء کے بعد سے 12 فیصد کمی آئی ہے۔**شکل 2.4** سے ظاہر ہوتا ہے کہ جون 2006ء سے مکاناتی مالکاری میں نمو کا رجحان رہا ہے۔

مجموعی واجب الادا رقوم میں سے ایچ بی ایف سی کا حصہ 20 فیصد جبکہ کمرشل بینکوں اور دیگر ڈی ایف آئیز کا حصہ 80 فیصد بنتا ہے۔گذشتہ بارہ مہینوں کے دوران مجموعی قرض گیروں کی تعداد 117,535 سے کم ہو کر 101,632 رہ گئی ہے۔مجموعی قرض گیروں میں ایچ بی ایف سی کا حصہ 75 فیصد جبکہ کمرشل بینکوں کا 25 فیصد ہے۔

ایچ بی ایف سی ایسا واحد ادارہ ہے جو درمیانے اور نچلے درمیانے گروپوں کو خدمات فراہم کر رہا ہے اور اس کے صارفین کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔یہ اس حقیقت سے بھی عیاں ہے کہ ایچ بی ایف سی کے اوسط قرضے کا حجم 12 لاکھ روپے ہے جبکہ کمرشل بینکوں کے قرضوں کا حجم 35 لاکھ روپے (30 جون 2010ء تک) تھا۔تاہم جون 2009ء کے بعد سے ایچ بی ایف سی کے قرضوں کے اوسط حجم میں معمولی اضافہ ہوا ہے جبکہ بینکوں کے حجم میں کمی آئی ہے۔

جون 2010ء تک غیر ادا شدہ قرضے گذشتہ سال کے 13.9 ارب روپے سے کم ہو کر 17.4 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں جو بارہ مہینوں میں 25 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔تاہم غیر ادا شدہ قرضوں میں یہ اضافہ صرف مکاناتی مالکاری تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دیگر تمام شعبوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

مجموعی واجب الادا قرضوں میں ایچ بی ایف سی کا حصہ سب سے زیادہ 45 فیصد ہے۔ایچ بی ایف سی کے علاوہ تمام بینکوں و دیگر ڈی ایف آئیز کے غیر ادا شدہ قرضوں کا حصہ 19.5 فیصد ہے۔

گذشتہ بارہ مہینوں (جون 09ء تا جون 10ء) کے دوران تقریباً 2176 قرض گیروں کو قرضے کی سہولت دی گئی جن میں 6.27 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔جائیداد کے کمزور حقوق اور پراپرٹی کی ترقی کا کمزور فریم ورک مکاناتی مالکاری کے شعبے سے بھرپور استفادے میں اہم رکاوٹ ہے۔

آخر جون 2010ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے مجموعی بہ وزن اوسط شرح سود تقریباً 15.7 فیصد رہی۔اس طرح اس میں جون 09ء کے مقابلے میں 0.1 فیصدی درجے کی کمی آئی ہے۔ایچ بی ایف سی کی جانب سے رپورٹ کی جانے والی بہ وزن اوسط شرح سود 16 فیصد جبکہ بینکوں و دیگر ترقیاتی اداروں کی بھی 16 فیصد ہی ہے۔عرصیت کی اوسط مدت 12.5 سال ہے۔مکاناتی مالکاری کے لیے ایل ٹی وی کے اوسط تناسبات آخر جون 2010ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی تک 50 فیصد تھے۔

قرض گیروں میں قرضے لینے کی صلاحیت میں کمزوری اور ناسازگار معاشی حالات کے باعث بینکوں نے قرض گاری میں محتاط رویہ اختیار کیا ہے۔محتاط قرض گیری کی علامات میں ایل ٹی ویز (علاوہ ایچ بی ایف سی) میں کمی اور قرضوں کے اوسط حجم میں معمولی کمی شامل ہیں۔اس کا سبب مکاناتی مالکاری کا محدود جز دان ہے اور مالی ادارے اس سے متعلق خطرات کے انتظام کی کوششیں کر رہے ہیں۔تاہم، ثانوی رہن منڈی کی عدم موجودگی مکاناتی مالکاری کے شعبے کی ترقی میں حائل اہم رکاوٹ ہے۔

### 2.4.1 مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

☆ ثانوی رہن منڈی کی ترقی میں اعانت کے لیے رہن نو مالکاری کمپنی (آر ایف سی) کے منصوبے پر کام ہو رہا ہے۔متعدد فریقوں کی جانب سے ایکویٹی کے وعدے موصول ہو گئے ہیں۔حکومت پاکستان نے بھی اس منصوبے کی توثیق کر دی ہے اور اس میں 20 فیصد ایکویٹی دینے پر رضامندی ظاہر کی گئی ہے۔آئی ایف سی/عالمی بینک بھی اس اقدام کی حمایت کر رہے ہیں اور توقع ہے کہ وہ ایم آر سی کی ایکویٹی میں حصہ ڈالیں گے۔

☆ مکاناتی مالکاری کے رہنما خطوط کا مسودہ تیار کرلیا گیا ہے جس کا مقصد بینکاری شعبے کی مہارت کو ترقی دینا اور مکاناتی مالکاری کاروبار کو موثر انداز میں انجام دینے میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ فریق رہنما خطوط کے مسودے کا جائزہ لے رہے ہیں۔

☆ مکاناتی / رہن مالکاری کے الگ محتاطیہ ضوابط متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے اس سال تیار کیے جائیں گے۔

☆ وزارت مکانات وتعمیرات اور کثیر فریقوں کے تعاون سے مکاناتی رصدگاہ کے قیام کی کوششیں شروع کی جائیں گی۔

☆ مکاناتی مالکاری پر متعلقہ فریقوں کی ایک کانفرنس مالی سال 11ء کی تیسری سہ ماہی میں منعقد کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

☆ 2009-10ء میں مکانات تک رسائی کا ایک سروے کیا گیا۔ اس سروے کی بنیاد پر تیار کی جانے والی سفارشات پر عملدرآمد کے لیے اقدامات شروع کیے جائیں گے جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

- ای سی آئی بی ڈیٹا بیس کو مزید وسعت دینا
- جغرافیائی تنوع کے لیے بینکوں کی حوصلہ افزائی اور
- قرضہ پالیسیوں کا نفاذ

☆ بڑے پیمانے کے رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز کی مالکاری تک رسائی کو بڑھانے کے لیے ممکنہ حل کی نشاندہی کے اقدامات کیے گئے۔

☆ مالی شعبے کی استعدادکاری کے پروگرام اسٹیٹ بینک کی ترجیحات میں شامل رہیں گے۔ رہن مالکاری وقانونی دستاویزیت کے موضوع پر آئندہ سال مختلف شہروں میں تربیتی پروگراموں/ورکشاپس کے انعقاد کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

### 2.5 انفراسٹرکچر مالکاری کی منڈی

سال کے دوران انفراسٹرکچر مالکاری کا حجم تقریباً 260 ارب روپے رہا۔ انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے مجموعی واجب الادا قرضوں میں کوئی اہم تبدیلی واقع نہیں ہوئی لیکن انفراسٹرکچر کے مختلف شعبوں میں کچھ اندرونی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ بجلی کے پیداواری شعبے کے واجب الادا قرضوں کا حجم مالی سال 09ء کے 115 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 10ء میں 146.5 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ بجلی کے پیداواری شعبے کے قرضوں میں 27.4 فیصد کی نمو جون 08ء تا جون 09ء کے دوران ہونے والی 116 فیصد انتہائی بلند نمو کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران 53 نئے منصوبوں نے مالکاری حاصل کی جبکہ مالی سال 10ء میں ان کی تعداد صرف 10 رہی۔ زیادہ تر نئے منصوبے بجلی کی پیداوار کے شعبے میں شروع کیے گئے ہیں۔ اعدادوشمار سے بعض پریشان کن رجحانات کی عکاسی ہوتی ہے جیسے بجلی کے شعبے کے علاوہ دیگر شعبوں کو انہیں لاحق خطرات کے باعث مالکاری کے حصول میں بھاری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ نجی شعبہ صرف اس صورت میں شرکت کرتا ہے جب اسے منصوبے کے ٹھوس ہونے اور حکومتی اعانت ملنے کا یقین ہوجاتا ہے۔ کمرشل بینکوں کے علاوہ ڈی ایف آئیز کا کردار مایوس کن ہے کیونکہ انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے واجب الادا قرضوں میں ان کا حصہ صرف 2 فیصد ہے۔

شکل 2.5: انفراسٹرکچر قرض گاری (اسٹاک)

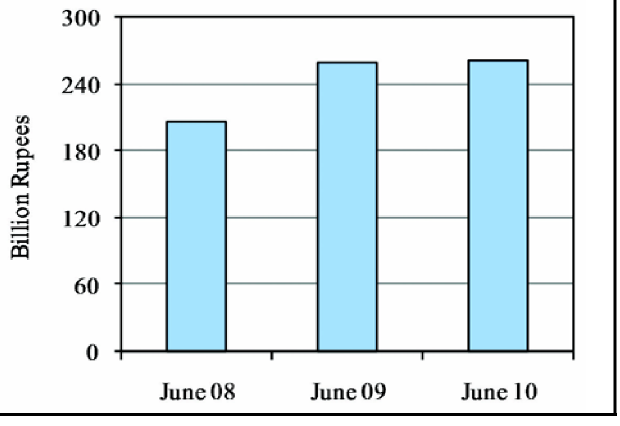

### 2.5.1 شعبہ جاتی حصہ

**شکل 2.6** میں انفرا اسٹرکچر قرضوں کے اہم شعبوں کا حصہ دیا گیا ہے۔ صرف بجلی پیدا کرنے والے شعبے کے حصے میں اضافہ ہوا ہے جو مالی سال 09ء کے 44.6 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 10ء میں 56.6 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ کچھ سال پہلے تک اس کی قیادت ٹیلی کام شعبے کے پاس تھی لیکن اس کے بعد سے اس شعبے میں کوئی نیا منصوبہ شروع نہیں کیا گیا ہے۔ چونکہ انفرا اسٹرکچر کے واجب الادا قرضے کم وبیش گذشتہ برس کی سطح پر ہی رہے ہیں اس لیے منڈی میں مختلف شعبوں کے حصے میں کمی کا سبب ان شعبوں کے واجب الادا قرضوں میں کمی ہے۔ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف توانائی کے شعبے نے 67 فیصد سے زیادہ انفرا اسٹرکچر قرض گاری حاصل کی ہے۔ جسے حکومت کی جانب سے ریاستی ضمانت دی گئی ہے۔ اس طرح انفرا اسٹرکچر کے دیگر اہم شعبوں کے لیے سازگار ماحول تخلیق کرنے میں حکومتی اعانت کی پالیسی ضروری ہے۔

**شکل 2.6 (الف): واجب الادا رقوم میں حصہ۔ جون 2010ء**

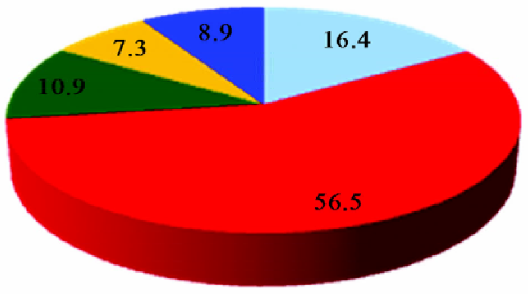


**شکل 2.6 (ب): واجب الادا رقوم میں حصہ۔ جون 2009ء**

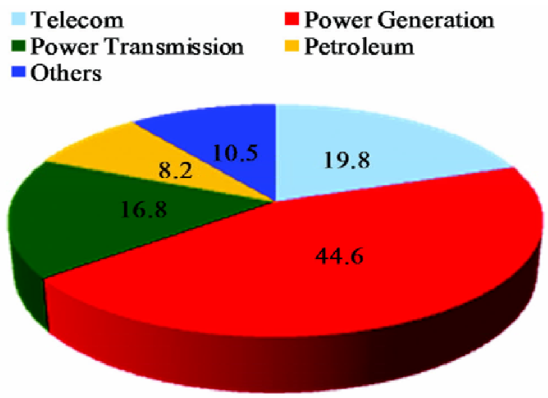


### 2.5.2 اہم شعبہ جاتی اقدامات وکامیابیاں

ملکی معیشت کی ترقی میں انفرا اسٹرکچر شعبے کے کردار کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے منڈی پر مبنی طریقوں کی تیاری اور اس ترجیحی شعبے میں قرضوں کی فراہمی بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔

### 2.5.3 استعدادکاری کا پروگرام

اسٹیٹ بینک میں قائم شعبہ انفرا اسٹرکچر ومکاناتی مالکاری (آئی ایچ ایف ڈی) نے عالمی بینک گروپ کے اشتراک سے 12 تا 16 جولائی 2010ء کے دوران ایل آر سی کراچی میں ایک جامع تربیتی پروگرام منعقد کیا۔ پاکستان میں انفرا اسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری پر اعلیٰ سطح کا اتنا بڑا پروگرام پہلی بار منعقد کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے شعبہ انفرا اسٹرکچر ومکاناتی مالکاری اور عالمی گروپ کی مشترکہ کوششوں کا مقصد مالی شعبے میں منصوبہ جاتی ترقی و مالکاری کے متعلق مہارت کی کمی کے مسئلے سے نمٹنا تھا۔ کیمبرج اکنامک پالیسی ایسوسی ایٹس (سی ای پی اے) جو انفرا اسٹرکچر کی ترقی وتربیتی شعبے کے حوالے سے ایک معروف ادارہ ہے، اس نے کورس کا مینوئل تیار کیا اور تربیت دی۔ بینکوں، ڈی ایف آئیز اور وفاقی وصوبائی حکومتوں سے تعلق رکھنے والے انفرا اسٹرکچر کی ترقی و مالکاری سے متعلق تقریباً 60 پیشہ ور ملازمین نے اس تربیتی پروگرام میں شرکت کی۔ آئی ایچ ایف ڈی اس تربیتی پروگرام کا انعقاد پاکستان کے مختلف شہروں میں کرانا چاہتا ہے تاکہ مالی اداروں، انفرا اسٹرکچر یونٹوں اور صوبائی حکومتوں کے ڈویژنوں کی استعداد بڑھائی جاسکے۔

### 2.5.4 انفرا اسٹرکچر کی ترقی اور مالکاری ادارے (آئی ڈی ایف آئی)

آئی ایچ ایف ڈی حکومت کے تعاون سے ایک مکمل انفرا اسٹرکچر ترقی و مالکاری ادارے کے قیام کے لیے کوشاں ہے۔ آئی ڈی ایف آئی کو انفرا اسٹرکچر کے اہم شعبوں کی نشاندہی، ترقی، تشکیل اور منصوبوں کی مالکاری جیسے اہم فرائض سونپے جائیں گے۔ عالمی بینک، آئی ایف سی، اے ڈی بی اور آئی ڈی بی جیسے اہم کثیر فریقی اداروں کو اعتماد میں لیا گیا ہے اور وہ تکنیکی امداد یا پھر مالی تعاون کی شکل میں شرکت پر غور کررہے ہیں۔ کاروباری ماڈل کی تیاری کے لیے مشیروں سے مذاکرات جاری ہیں اور توقع ہے کہ آئی ڈی ایف آئی کی فیزبلٹی رپورٹ آخر اکتوبر 2010ء تک مکمل کرلی جائے گی۔

### 2.5.5 انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے نظرثانی شدہ رہنما خطوط

انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے نظرثانی شدہ رہنما خطوط کو منظوری کے لیے جمع کرادیا گیا ہے اور توقع ہے کہ آئندہ سہ ماہی تک انہیں نوٹیفائی کردیا جائے گا۔ نظرثانی شدہ رہنما خطوط سے مالی اداروں کو قرض گاری کے طریقہ کار کو انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں میں پنہاں خطرات کی جانچ اور انتظام کی بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنے کا موقع ملے گا۔

## 2.6 زرعی مالکاری

اسٹیٹ بینک کی زرعی مشاورتی کمیٹی (اے سی اے سی) نے 2009-10ء کے دوران بینکوں کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم کا ہدف 260 ارب روپے مقرر کیا تھا۔ یہ ہدف 2008-09ء کے دوران میں دیئے جانے والے 233 ارب روپے کے قرضوں سے 11.6 فیصد زیادہ ہے۔ 260 ارب روپے کے قرضوں میں سے 174 ارب روپے کمرشل بینک، 80 ارب روپے زرعی ترقیاتی بینک اور 6 ارب روپے پنجاب کوآپریٹو بینک لمیٹڈ (پی پی سی بی ایل) نے دیے۔

مالی سال 10ء کے دوران بینکوں نے 248.1 ارب روپے یا سالانہ ہدف کے 95.4 فیصد تک قرضے دیے جبکہ مالی سال 09ء میں ہدف کے 93.2 فیصد تک قرضے تقسیم کیے گئے تھے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں زرعی قرضوں میں 15.1 ارب روپے یا 6.5 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ تاہم یہ مالی سال 10ء کے ہدف سے 11.9 ارب روپے کم ہے کیونکہ زرعی پیداوار کی بلند قیمتوں کے باعث کاشت کاروں کی آمدنی میں اضافہ ہوگیا تھا اس لیے انہوں نے کم قرضے استعمال حاصل کیے۔ ہدف سے کم قرضوں کی تقسیم کی وجوہات میں قرضہ جزدان کی یکجائی اور غیرادا شدہ قرضوں میں اضافے کے باعث کمرشل بینکوں خصوصاً چھوٹے بینکوں کا خطرات مول لینے سے گریز شامل ہیں (دیکھئے **جدول 2.3**)۔

قرضوں کی صوبہ وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2009-10ء کے دوران زرعی قرضوں کا بڑا حصہ 213.5 ارب روپے یا 86.1 فیصد پنجاب میں دیا گیا جس کے بعد سندھ کا نمبر آتا ہے جس میں 26.7 ارب روپے کے قرضے دیے گئے۔ خیبر پختونخوا میں 6.5 ارب روپے، بلوچستان میں 0.6 ارب روپے اور آزاد کشمیر/گلگت بلتستان میں 0.8 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے گئے۔ 2008-09ء اور 2009-10ء کے دوران قرضوں کی صوبہ وار تقسیم و حاصل شدہ اہداف کو **جدول 2.4** میں دیا گیا ہے۔

**جدول 2.3: اہداف کے مقابلے میں زرعی قرضوں کی تقسیم**

ارب روپے

| | 2007-08ء | | 2008-09ء | | 2009-10ء | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بینک | ہدف | تقسیم | ہدف | تقسیم | ہدف | تقسیم |
| 5 بڑے کمرشل بینک | 96.5 | 94.7 | 119.5 | 110.7 | 124 | 119.6 |
| زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ | 60 | 66.9 | 72 | 75.1 | 80 | 79 |
| ڈی پی بیز | 35.5 | 43.9 | 52.5 | 41.6 | 50 | 43.8 |
| پی پی سی بی ایل | 8 | 5.9 | 6 | 5.6 | 6 | 5.7 |
| **کل** | **200** | **211.6** | **250** | **233** | **260** | **248.1** |

**جدول 2.4: صوبہ وار زرعی قرضے کا ہدف و تقسیم**

قدر ارب روپے میں حصہ فیصد میں

| صوبہ | | 2008-09ء | | | 2009-10ء | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | ہدف | تقسیم | کل میں حصہ | ہدف | تقسیم | کل میں حصہ |
| پنجاب | 195 | 196.1 | 84.20 | 202.8 | 213.5 | 86.10 |
| سندھ | 35 | 27.6 | 11.80 | 36.4 | 26.7 | 10.80 |
| خیبر پختونخوا | 15 | 7.9 | 3.40 | 15.6 | 6.5 | 2.60 |
| بلوچستان | 3.8 | 0.6 | 0.30 | 3.9 | 0.6 | 0.20 |
| آزاد کشمیر / گلگت بلتستان | 1.3 | 0.8 | 0.30 | 1.3 | 0.8 | 0.30 |
| **کل** | **250** | **233** | **100.00** | **260** | **248.1** | **100.00** |

### 2.6.1 زرعی قرضوں کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

مالی سال10-09ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے ملک میں زرعی/دیہی قرضوں کے فروغ کے لیے متعدد اہم اقدامات کیے ہیں جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

**پائلٹ پروجیکٹ دوسرے مرحلے کی تکمیل:** سندھ پائلٹ پروجیکٹ کے کامیاب نفاذ کے بعد پائلٹ پروجیکٹ کا دوسرا مرحلہ موسم ربیع مالی سال10ء کے دوران ملک کے 28 زرعی اضلاع میں شروع کیا گیا جو ستمبر 2009ء تا فروری 2010ء تک جاری رہا جس کا مقصد زرعی قرضوں تک تیز رفتار رسائی اور فریقوں کے مابین روابط کا قیام تھا۔ اس میں پنجاب کے 14، سندھ کے 9 خیبر پختونخوا کے 3 اور بلوچستان کے 2 اضلاع شامل تھے۔ اس منصوبے کی تکمیل تک بینکوں نے 42.7 ارب روپے تقسیم کیے جبکہ 44.1 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا یعنی ہدف کا 97 فیصد حاصل کیا گیا۔ 336,000 قرض گیروں نے ان قرضوں سے استفادہ کیا جبکہ 286,000 کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ 183,000 نئے قرض گیروں کو قرضے دیے گئے جبکہ 102,000 کا ہدف مقرر کیا گیا تھا تقریباً 82,000 قرض گیروں کو نیشنل رورل سپورٹ پروگرام کی کریڈٹ لائنز سے فائدہ پہنچا۔

**پائلٹ اضلاع میں ون ونڈو آپریشن کا آغاز:** پاس بک کے اجرا میں تاخیر اور محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل کے لیے ون ونڈو آپریشن کا فریم ورک تیار کیا گیا جسے سندھ، پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے پائلٹ اضلاع میں ان کے متعلقہ صوبائی محصولاتی بورڈ نے خریف 2009ء کے دوران متعارف کرایا تھا۔ اس آپریشن سے بینکوں اور کاشت کار برادری کو محصولاتی کارروائی کی بروقت تکمیل اور تیز رفتار بنیادوں پر مالکاری تک رسائی کو یقینی بنانے میں مدد ملی ہے۔

**پائلٹ پروجیکٹ کے تیسرے مرحلے کا تعارف:** دوسرے مرحلے کی کامیاب تکمیل اور پائلٹ پروجیکٹ تیسرے مرحلے تک توسیع کے متعلق بینکوں سے موصول ہونے والی بازرسی کی بنیادوں پر اسٹیٹ بینک نے خریف 2010ء سے تیسرے مرحلے کو شروع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ دوسرے مرحلے کے 28 اضلاع کے علاوہ تیسرے مرحلے میں 23 نئے اضلاع (پنجاب 13، سندھ 4 اور بلوچستان و خیبر پختونخوا میں تین تین) میں کاشت کار گھرانوں کی تعداد و زرعی سرگرمیوں کی بنیاد پر منتخب کیا گیا ہے۔ ان 23 اضلاع کی شمولیت سے پائلٹ پروجیکٹ کے دوسرے مرحلے میں شامل کل اضلاع کی تعداد بڑھ کر 51 ہو جائے گی جبکہ یہ ملک کے کل کاشت کار گھرانوں کا 75 فیصد بنتا ہے۔

**مالاکنڈ ڈویژن اور فاٹا کے چھوٹے کاشت کاروں کے لیے ریلیف پیکیج:** وزیراعظم پاکستان نے 2009ء کے کسان کنونشن میں مالاکنڈ ڈویژن اور فاٹا کے جنگ سے متاثرہ علاقوں کے چھوٹے کاشت کاروں کے زرعی قرضوں (فارم و غیر فارم) میں چھوٹ/رزمی کے لیے ریلیف پیکیج کا اعلان کیا تھا۔ اس کے مطابق اسٹیٹ بینک نے اے سی ڈی سرکلر نمبر 2 بتاریخ 2 دسمبر 2009ء کو بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ ریلیف پیکیج پر عملدرآمد کرتے ہوئے مالاکنڈ ڈویژن کے اضلاع میں چھوٹے رگنذر او قاتی کاشت کاروں کے تمام زرعی قرضوں پر مارک اپ کی بازیابی اور وصولی روک دیں۔ ان میں سوات، بونیر، شانگلہ، لوئر دیر، اپر دیر، مالاکنڈ و چترال اور فاٹا (باجوڑ ایجنسی، کرم ایجنسی اور خیبر ایجنسی) شامل ہیں۔ اس پر جو لاگت آئے گی اسے وفاقی حکومت برداشت کرے گی۔ اسکیم سے خیبر پختونخوا اور فاٹا کے جنگ سے متاثرہ علاقوں کے کاشت کاروں کو اپنے واجب الادا زرعی قرضوں اور واجبات کی ادائیگی میں مدد ملے گی اور وہ زرعی سرگرمیوں کے لیے بینکوں سے نئے قرضے حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

**زرعی طلبہ کے لیے انٹرن شپ پروگرام:** زرعی گریجویٹس کو بینکاری و فنانس خصوصاً زرعی مالکاری کے بارے میں تربیت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 6 ہفتوں کا تخصیصی انٹرن شپ پروگرام متعارف کرایا ہے جو سال میں دو مرتبہ منعقد کیا جائے گا۔ اس پروگرام میں اسٹیٹ بینک کراچی میں ہونے والی دو ہفتے کی ورکشاپس شامل ہوں گی جس میں شرکا کو اسٹیٹ بینک، اس کے شعبوں، فرائض، پالیسی اور ترقیاتی مالیات و زرعی مالکاری کے پالیسی و ضوابطی فریم ورک کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد انٹرنیز کو کمرشل بینکوں کی نامزد کردہ شاخوں پر تعینات کیا جائے گا تاکہ وہ زرعی قرض گاری کے طریقے اور قرض گیر کی شناخت، نقد بہاؤ کا تجزیہ، قرضہ جاتی ضروریات وغیرہ جیسے بینک کے پروسیس اور نظاموں کو نچلی سطح پر سمجھ سکیں۔ یہ انٹرنیز متعلقہ ایس بی پی ایس سی اور کمرشل بینک کے چیف منیجر کی مشاورت سے متفقہ موضوع پر ایک رپورٹ/تحقیقی مضمون بھی مکمل کریں گے۔ پروگرام/رپورٹ کی کامیاب تکمیل کے بعد ان انٹرنیز کو ایک انٹرن شپ سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ تقریباً 50 زرعی گریجویٹس/پوسٹ گریجویٹس ہر سال اس پروگرام سے مستفید ہوں گے۔

**زراعت کے لیے ریوالونگ قرضہ اسکیم میں ترمیم:** کاشت کار برادری کو فصلوں کی پیداوار پر قرضوں کی واپسی میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی

ریوالونگ کریڈٹ اسکیم شروع کی گئی ہے جس میں قرضے ان کی فصلوں کے چکر اور نقد بہاؤ کی بنیاد پر دیے جاتے ہیں۔ اے سی ڈی کے سرکلر نمبر 1 بتاریخ یکم ستمبر 2009ء کے تحت بینکوں کو قرض گیروں کی جانب سے رقوم کی واپسی کو دو مرحلوں میں کرنے کی اجازت دی گئی ہے جس کے تحت اس سہولت کی تجدید کے لیے سال میں ایک بار سارے قرضوں کی واپسی کی موجودہ شرط ختم کردی گئی ہے اور اب سال کے دوران ربیع و خریف کی فصل کی کٹائی کے بعد ادائیگی کو 50 فیصد کردیا گیا ہے۔ اگر سال کے دوران قرض کھاتے میں رقم کی مجموعی واپسی سال کے دوران حاصل کردہ/واجب الادا زیادہ سے زیادہ رقم کے مساوی ہو تو اسے بھی صاف کھاتہ سمجھا جائے گا۔ تاہم مارک اپ اور دیگر چارجز کی ادائیگی طے شدہ قواعد وضوابط کے مطابق کی جائے گی۔ انفرادی قرض گیر کو دوبارہ ادائیگی/مطابقت کی تاریخ کا تعین بینک متعلقہ علاقوں میں فصلوں کے چکر اور کٹائی کی بنیاد پر کرے گا۔

**باکس 2.1: فصلی بیمہ قرض اسکیم**

اسٹیٹ بینک نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ بینکوں اور نمایاں بیمہ کمپنیوں کے اشتراک سے پانچ اہم فصلوں کے لیے فصلی بیمہ قرض اسکیم (سی ایل آئی ایس) کامیابی سے متعارف کرادی ہے۔ ان فصلوں میں گندم، چاول، گنا، مکئی اور کپاس شامل ہیں۔

قدرتی عوامل ہمیشہ زراعت پر اثرانداز ہوتے رہے ہیں۔ یہ وسائل سے محروم پاکستانی کسانوں کی گذر اوقات کا واحد ذریعہ ہے۔ اس طرح قدرتی آفات کے کاشت کار برادری پر وسیع اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کاشت کاروں کو نہ صرف اپنی پیداوار/فصل کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے بلکہ وہ بینکوں کے قرضوں میں نادہندگی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس لیے کاشت کاروں کے مفادات اور سرمایہ کاریوں کو تحفظ دینا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

فصلی بیمہ انتظام خطر کا ایک طریقہ ہے جس کا مقصد کاشت کاروں خصوصاً چھوٹے کسانوں کو زرعی خطرات اور نقصانات سے دوچار کرنے والی قدرتی آفات کے اثرات کو کم کرنا ہے۔ فصلی بیمہ اسکیم کی عدم موجودگی ہمیشہ سے کاشت کاروں کو زرعی قرضوں کی فراہمی میں ایک بڑی رکاوٹ رہی ہے۔ اس لیے قدرتی آفات کے نتیجے میں زرعی قرض گیروں کو ہونے والے نقصانات کا نتیجہ ان کی نادہندگی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس صورتحال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے تمام فریقوں پر مشتمل اسٹیٹ بینک کی فصلی بیمہ قرض اسکیم کی ٹاسک فورس نے کمرشل لحاظ سے قابل عمل یہ اسکیم متعارف کرائی ہے۔ حکومت نے ربیع 2008ء کے موسم سے گندم، چاول، گنا، کپاس اور مکئی سمیت پانچ اہم فصلوں کے لیے اس اسکیم کو لازمی قرار دیا تھا جس کے بعد اس اسکیم کو ایم ایف بیز کے زرعی قرض گیروں تک توسیع دے دی گئی۔

یہ اسکیم بوائی یا پیوندکاری سے لے کر کٹائی تک فصلوں کو شدید بارشوں، ژالہ باری، پالے، سیلاب، خشک سالی اور جراثیم اور ٹڈی کے حملوں سے ہونے والے نقصانات کا احاطہ کرتی ہے۔ نقصان کی رقم قرض گیروں کے فصلوں پر لیے جانے والے قرضے ہیں۔ بیمہ شدہ خطرات کے نقصانات کے دعوے مجاز اتھارٹی (صوبائی یا وفاقی) کی جانب سے علاقے کو قدرتی آفت قرار دیے جانے کی بنیاد پر جمع کرائے جائیں گے اور اس اعلامیے کو گزٹ میں نوٹیفائی کیا جانا ضروری ہے۔ زرعی قرض گاری دینے والے تمام بینکوں نے بیمہ کمپنیوں کے ساتھ انتظامات کو حتمی شکل دے دی ہے۔ اسکیم کے تحت گذر اوقاتی کاشت کاروں کے کھاتے کے پریمیم پر آنے والی لاگت کا فی فصل 2 فیصد تک حکومت برداشت کرے گی۔ بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ گذر اوقاتی کاشت کاروں کا پریمیم ادا کریں اور اپنے دعوے ششماہی بنیادوں پر اسٹیٹ بینک کے پاس جمع کرادیں جسے بعد ازاں وزارت خزانہ کو ارسال کردیا جائے گا جو پڑتال کے بعد رقوم ادا کرے گا۔ معاشی و بالا معاشی ہولڈنگز کے پریمیم کی لاگت قرض گیر خود برداشت کرے گا۔ حکومت جولائی 2008ء تا دسمبر 2009ء کے دوران بینکوں کو 33 کروڑ 11 لاکھ 10 ہزار روپے واپس کرچکی ہے۔ اگست 2008ء سے جون 2010ء تک 13 قدرتی آفات کا اعلان کیا گیا ہے جس کے تحت 31 دسمبر 2009ء تک کسان قرض گیروں کے واجب الادا زرعی قرضوں کے تصفیے کے لیے بیمہ کمپنیوں نے بینکوں کو 7 کروڑ 70 لاکھ روپے فراہم کیے ہیں۔ اس میں شرکت کرنے والے بیمہ کمپنیوں میں نیو جوبلی انشورنس، ای ایف یو جنرل انشورنس کمپنی، ایسٹ ویسٹ انشورنس کمپنی نیشنل انشورنس کمپنی، یو بی ایل انشورر، دی میٹرو پولیٹن لائف اشورنس، یونائیٹڈ انشورنس کمپنی اور سلور اسٹار انشورنس کمپنی لمیٹڈ شامل ہیں۔

کابینہ نے یہ لازمی اسکیم متعارف کراتے ہوئے ہدایت کی تھی کہ اس پر کامیابی سے عملدرآمد کے بعد حکومت قومی زرعی بیمہ اسکیم (این اے آئی ایس) متعارف کرائے گی، خصوصاً چھوٹے کاشت کاروں کے لیے جبکہ اس میں موجودہ اسکیم کے کسان قرض گیروں کو بھی شامل کیا جائے گا۔

اس لیے اسٹیٹ بینک کی ٹاسک فورس نے فریقوں کے اشتراک سے این اے آئی ایس تیار کی ہے جس کے خدوخال سی ایل آئی ایس جیسے ہی ہیں سوائے اس کے کہ نقصان کی ضمانت کی رقم وزارت خوراک وزراعت کی جانب سے متعین کی جانے والی مخصوص فصلوں کی پیداواری لاگت کا احاطہ کرے گی۔ مزید برآں این اے آئی ایس کے تحت بیمہ کمپنی کاشت کار کو براہ راست دعوے کی ادائیگی کرے گی۔ اسی طرح یہ اسکیم متعارف کرانے کی پیشگی شرائط میں کاشت کاروں، زیر کاشت فصلوں واراضی کے جامع ڈیٹا بیس کی تیاری شامل ہے۔ حکومت کی اعانت، آفات کے اعلانات کا نظام بہتر بنانے اور زمین کے ریکارڈ کی خودکاری اس اسکیم کے کامیاب نفاذ میں اہم کردار ادا کرے گی۔ این اے آئی اسی کے بارے میں وزارت خزانہ اور وزارت خوراک وزراعت کے سینئر حکام کو 31 مئی 2010ء کو بریفنگ دی گئی۔ یہ اجلاس وفاقی وزیر خوراک وزراعت نذر محمد گوندل کی صدارت میں منعقد کیا گیا تھا۔ اجلاس کے فیصلے کے مطابق اسکیم کو حتمی شکل دینے اور اس پر عملدرآمد شروع کرنے سے قبل اس کے بارے میں صوبائی حکومتوں وریلیف کمشنرز کو بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

این اے آئی ایس کے کامیاب نفاذ سے نہ صرف کاشت کاروں کو قدرتی آفات سے پہنچنے والے نقصانات کا ازالہ کرنے اور اس مد میں حکومت کی جانب سے دیے جانے والے کروڑوں روپے بچانے میں مدد ملے گی بلکہ زرعی ترقی، غربت کے خاتمے اور ملک کی معاشی نمو کے مقصد کے حصول میں مدد ملے گی۔

**دستاویزات کو سادہ بنانا اور قرض ملنے کا عرصہ:** زرعی قرضوں کی تقسیم میں بہتری لانے کے لیے زرعی سربراہان، سی اے ڈی کے سربراہان اور بینکوں کی خطرے سے متعلق انتظامیہ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو موجودہ طریقوں کا جائزہ لے کر زرعی قرضوں کی دستاویزیت کو سادہ بنانے اور قرضوں کی تقسیم کے طریقہ کار کے بارے میں سفارشات پیش کرے گی۔ اس کمیٹی نے غیرضروری دستاویزات کے خاتمے اور طویل سرگرمیوں کے خاتمے کا عمل مکمل کرلیا ہے اور ایک سادہ اور یکجا طریقہ کار متعارف کرا دیا ہے۔ اس حوالے سے سرکلر جلد جاری کردیا جائے گا۔

**سی اے ڈی/ انتظام خطر کے شعبوں کی تربیتی ورکشاپ :** زرعی قرضوں کے تحرکات کے بارے میں سی اے ڈی/انتظام خطر کے شعبوں کے اہلکاروں کی سمجھ بوجھ بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے زرعی شعبے کے عمومی جائزے، زرعی مالکاری کے بارے میں قواعد وضوابط، انتظام خطر کے آلات وطریقے، قرضوں کی منظوری و دستاویزیت، بینکوں کی مشاورت سے زرعی پاس بک اور شعبہ محصولات کی دیگر دستاویزات جیسے اہم موضوعات پر دوروزہ تربیتی ورکشاپ تیار کیں۔اس ضمن میں اب تک 2010ء میں کراچی، لاہور، ملتان اور اسلام آباد میں چار تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا جاچکا ہے جن میں زرعی قرض دینے والے بینکوں، اسٹیٹ بینک اور ڈی ایف ایس ڈی، ایس بی پی بی ایس سی کے تقریباً170 اہلکاروں نے شرکت کی۔

**زرعی اجناس مادی تجارت و منڈی کی ترقی:** پاکستان کے زرعی شعبے کو انفراسٹرکچر کی کمی اور منڈی کی ساخت جیسی مشکلات کا سامنا ہے۔انفراسٹرکچر میں مناسب گوداموں کی عدم موجودگی جبکہ منڈی کے لحاظ سے گریڈنگ وٹیسٹنگ، ضمانت کے انتظام، فصل کی کٹائی کے بعد مالکاری وتجارت کے مسائل شامل ہیں۔ذخیرہ کاری، بازارکاری اور کٹائی کے بعد مالکاری کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک اہم فریقوں کی ایک کمیٹی کی سربراہی کررہا ہے جن میں کراچی اسٹاک ایکسچینج، نیشنل کموڈیٹیز ایکسچینج، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن، مسابقتی اعانت فیڈ (سی ایس ایف) اور پاکستان کاشت کار ایسوسی ایشن شامل ہیں۔سب مل کر ایسے اقدامات متعارف کرانے کی کوشش کررہے ہیں جن سے مناسب ذخیرہ کاری، قیمتوں کا صاف وشفاف طریقہ کار اور کٹائی کے بعد مالکاری کا نظام شامل ہوں گے۔

قومی ضمانتی انتظام کمپنی کے قیام کی تجویز دی گئی ہے جو نجی انتظامیہ ونجی/سرکاری ایکویٹی کے تحت کام کرے گی اور گوداموں کے نظام کا انتظام اور ٹیسٹنگ، معیار بندی، ضمانت کا انتظام الیکٹرانک ویئرہاؤس وصولیوں (ای ڈبلیو آر) کی مالکاری وتجارت جیسی خدمات فراہم کرے گی۔ای ڈبلیو آر کو این سی ای ایل کے تجارت وکلیئرنگ کے نظام کے ساتھ منسلک کیا جائے گا۔سی ایس ایف اور یو ایس ایڈ اس حوالے سے ایک جائزے کی فنڈنگ کے لیے تکنیکی امداد فراہم کررہے ہیں جس میں آپریشنل ساخت، قانونی وضوابطی فریم و مالیات شامل ہوں گے۔انفراسٹرکچر کی ترقی میں نجی شعبے کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی خاطر اسٹیٹ بینک نے زرعی منصوعات کی ذخیرہ کاری (گوداموں اور کولڈ اسٹوریج) کے متعلق زراعانت کے نرخوں پر نومالکاری اسکیم متعارف کرائی ہے۔